(حصہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دار الافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی کراچی فون:- ۵۳۷۶۷۹۳، ۵۳۷۶۸۸۴ فیکس ۵۸۳۰۸۳۷

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید پھرتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

نام کتاب .... انوارِ قمریہ (حصہ دوم)

مؤلف .... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر .... دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام .... سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

کمپوزنگ .... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن .... اول ۔ مارچ ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... ۱۶۰ روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

خاص کرامت پیر سیال

بروز اتوار ۱۴؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ بوقت چاشت صوفی نور احمد صاحب آرائیں متوطن ساہیوال بندہ کے ہاں کمرہ میں تشریف لائے اور حضور گدا نواز سجادہ نشین جناب شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملت والدین رضی اللہ عنہ (رابع صاحب) کی کرامات بیان کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ جس موقع پر پہلا غدر پڑا تھا یعنی جب ہندو پاکستان کی حدود قائم ہوئیں اور مہاجرین پاکستان میں آئے اس وقت میں سیال شریف میں تھا میرے والدین بھی یہاں باغبانی کا کام کرتے تھے۔ قحط سالی نے لوگوں کو بے تاب کر دیا یہاں تک کہ اپنے جانور لوگوں نے ذبح کر کے کھائے یہ صاحب کہتے ہیں کہ میں چیچک کے مرض میں مبتلا ہوا، تمام بدن پھول جانے کے علاوہ منہ پر اتنا اثر مرض کا ہوا کہ تمام دیکھنے والے یقینی طور پر کہتے تھے کہ بس ایک دو گھڑی اس کی زندگی باقی ہے۔ پڑوسی انتظار میں رہتے کہ کس وقت ان کی روح قبض ہوتی ہے حتیٰ کہ میرے والدین مایوس ہو کر روضہ شریف میں آ کر دعائیں مانگتے، گڑگڑاتے، موجودہ سجادہ نشین صاحب خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ سے بار بار عرض کرتے۔ ایک رات نہایت مایوسی اور ناامیدی کی تھی جبکہ ہر ایک بندہ کی موت کا منتظر تھا تو بندہ کو خواب آیا۔ دیکھا کہ عزرائیل علیہ السلام آئے ہیں اور میری روح قبض کر لی، حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی روح مجھے واپس دے دو، عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں واپس نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا ہوں بہت دیر تک جھگڑا رہا حتیٰ کہ عزرائیل علیہ السلام آسمان کی طرف مرتفع ہوئے۔ حضور اس کے پیچھے تشریف لے گئے، آسمان پر جا کر حضور نے روح واپس لے لی اور بندے میں ڈالی یہ ماجرا باوجود روح قبض ہو جانے کے میں دیکھ رہا تھا اور ہر ایک نے میرے والدین کو مبارکبادی دینی شروع کر دی کہ حضور غریب نواز نے اس کی زندگی میں اضافہ کرایا ہے۔ صبح کو یہی

خواب اپنے والدین کو جب میں نے کہی تو میری والدہ نے گھر جا کر مائی صاحبہ کو ذکر کیا حضور وہاں موجود تھے اور سن کر فرماتے رہے مائی مالن خاموش رہ خاموش رہ کسی کو نہ بتا بہرحال یہ خواب مشہور ہوئی تو لوگوں نے ظاہراً واقعی مبارک بادیں دینی شروع کر دیں حالانکہ میری حالت نہایت نحیف وضعیف تھی، باوجود لاغری کے یقین ہوگیا کہ اب خیر ہے، چند دن میں شفایاب ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا۔ اس واقعہ کو اٹھارہ سال گزر چکے ہیں اس کے علاوہ اس نے اور بھی کرامات بیان کیں لیکن تحریر صرف یہی کر دی۔

برائے حافظہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ قرآن مجید بھول جاتا ہے یاد نہیں رہتا تو آپ نے فرمایا شام کے نوافل میں درج ذیل آیات پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ فتح ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ○ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضیٰ اجلاً ط و اجلٌ مسمی عندہٗ ثم انتم تمترون ○ و ھو اللہ فی السموٰت و فی الارض یعلم سرکم و جھرکم و یعلم ما تکسبون ○

حضور پیر سیال لجپال کی ایک اور کرامت

پچیس صفر المظفر ۱۳۸۰ھ کی شب کو جب اعلیٰ حضرت جناب شمس العارفین ؒ کا عرس ختم ہوا اور اکثر پیر بھائی واپس چلے گئے۔ تقریباً تہائی حصہ لوگ یا اس سے کم رہ گئے بندہ شام کی روٹی بعض مہمانوں کو آستانہ اقدس پر کھلا رہا تھا۔ عشاء کی نماز کا وقت ہوا حاجی محمد شیر موذن اذان دینے کے لئے لاؤڈ اسپیکر والے کمرہ میں گئے اور سپیکر کو درست کرنے کے لئے ہاتھ لگایا ہی تھا کہ فوراً بذریعہ کرنٹ بجلی میکروفون کے دستہ سے چمٹ گیا اور ایک دردناک چیخ مارتے ہوئے گرے، ایک دو طالب علم محمدی شریف والے دروازے پر کھڑے تھے ان میں سے ایک نے دوڑ کر چھڑانے کی خواہش سے جو حاجی صاحب کو پکڑا تو ہاتھ مس کرتے ہی وہ بھی ان سے چمٹ کر گرا اتنے میں دوسرا طالب علم بھی اوپر سے ہاتھ پھیلائے ڈر کے مارے واپس ہٹا، تقریباً چار منٹ گزرے ہو تے کہ بندہ بھی پہنچ گیا کیونکہ پہلے تو انتظار میں رہا کہ معلوم ہو کیا حادثہ ہوا جب معلوم ہوا تب دوڑا اور دیکھا کہ حاجی صاحب دروازہ میں چت لیٹے ہیں۔ طالب علم ان کے سر کی جانب چمٹا ہوا ہے۔ میکروفون بمہ دستہ حاجی صاحب کے سینہ ہاتھوں اور پیٹ وغیرہ پر لمبائی کی صورت میں چمٹا ہوا ہے۔ پہلے تو ایک قمیض پر کسی کا ہاتھ لگا بندہ اسے لے کر اس سے پکڑنے لگا لیکن جب بجلی کے سوئچ پر نظر پڑی تو خیال اس طرف مبذول ہوا فوراً اپنے کپڑے وغیرہ سمیٹ کر فوراً حاجی صاحب اور میکروفون وغیرہ کو نہ لگ جائیں اوپر سے چھلانگ مار کر سوچ کو بٹن سے کھینچا اور میکروفون نہایت گرم گرم اٹھا لیا جب حاجی صاحب کو ہاتھ لگایا تو روح اور خون وغیرہ کا نشان نہ پایا۔ بدن لکڑی کی مانند اکڑا ہوا تھا، دبانا شروع کیا تو فوراً حضور گدا نواز شیخ الاسلام مسلمین خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ سجادہ نشین تشریف لائے اور ان الفاظ سے بلایا ''بچو حاجی شیر اٹھی'' ''بچو حاجی شیر اٹھی'' صرف یہی فرمایا اور کھڑے رہے لوگ بہت آ چکے تھے، صرف بندہ ہی دبا رہا تھا بالآخر حاجی سے مایوس ہو کر طالب علم کی طرف متوجہ ہوا اور اسے دبانا

شروع کیا زور زور سے جو دبایا تو اس نے دردناک الفاظ و آواز نکالنی شروع کی۔ اب اس کو دوسرے طلباء نے دباتے دباتے ہوش میں لا کر دودھ وغیرہ پلایا اور پھرانے لگے۔ لیکن حاجی صاحب ایسے ہی پڑے رہے تھے کہ دوبارہ بندہ نے ان کو دبانا شروع کیا بالآخر کمرہ سے نکالا اور ایک تخت پوش پر لٹا کر پھر زور زور سے جو دبایا تو الفاظ و آواز نہایت ہی دردناک نکالے حضور ابھی تک سرہانے کی جانب کھڑے رہے، مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور کوئی لفظ بندہ نے نہیں سنا۔ لیکن اکثر خیال یہی ہے کہ یہی الفاظ آپ نے فرمائے۔ اب آواز سن کر استاذی مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس شمالی کمروں کے سامنے بیٹھے تھے، وہ دوڑ کر آئے، ابھی پہنچے نہیں تھے کہ فوراً بے ہوش ہو کر غش کھا کر گر پڑے، ابھی انہیں اٹھا کر طلبہ اپنی چارپائی پر لائے اور ہاتھ پاؤں ملنے شروع کئے، حاجی صاحب کو موٹر کار میں بٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ بیٹھ سکے۔ موٹر ڈاکٹر صاحب کو منگوانے کے لئے بھیج دی گئی۔ ڈاکٹر صاحب آئے تو بندہ بھی موجود تھا۔ بنگلہ شریف کی جنوبی طرف حاجی صاحب جو کہ پہلے سے دیوانوں کی طرح کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے، لیٹتے تھے، چارپائی پر ڈالے گئے۔ حضور گدانواز رضی اللہ عنہ نے سر کی طرف سے آ کر دم کیا اور ڈاکٹر صاحب کو ماجرا بتایا اور صدر مدرس صاحب کا ذکر فرمایا اس سے پہلے بندہ کو ان کی غشی کا حال معلوم نہیں تھا، لیکن کسی کے پوچھنے سے تھوڑا خیال تھا وہ بھی بندہ نے اپنے متعلق مشہوری کو غلط طور پر سمجھا لیکن اس وقت معلوم ہوا، یہ تو صدر مدرس صاحب کا ماجرا ہے۔ بہرکیف بطورِ سنت علاج کے لئے ڈاکٹر نے ایک ٹیکہ لگایا، صبح کو دیکھا حاجی صاحب بھی بالکل اس طالب علم کی طرح تندرست اور آج تک صحیح و سالم ہیں۔ پانچ سال ہوئے ہمارے ساتھ بیٹھتے اٹھتے، دوسرے جمعہ پر آپ نے تقریر میں فرمایا کہ پیر سیال نے دو مردوں کو زندہ کیا ہے۔ یہ کرامت اپنے آباء کی طرف منسوب کر دی حالانکہ ظاہری طور پر خود صاحب کرامت رہے۔ یقیناً مردہ ہو چکے تھے۔ بندہ کا چشم دید واقعہ ہے۔ مذکورہ طالب علم بھی ابھی تک موجود ہے جس کا نام حافظ مہر علی متوطن کھیوہ، ضلع جھنگ ہے۔ محمد سلیمان نام والا طالب علم تو خوف زدہ ہو کر دور ہو گیا تھا۔

کرامت پاک

حافظ فضل کریم صاحب متوطن رتہ ضلع چکوال ضعیف العمر اور نہایت ہی کمزور حتی کہ بتاتے ہیں کہ گھر میں اس وقت میری حالت یوں ہوتی ہے کہ دو چار قدم چل کر گر پڑتا ہوں۔ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں پیشاب کی مرض میں مبتلا ہوا، تقریباً ایک ماہ پیشاب بند رہا۔ ڈاکٹری اصولوں سے ڈاکٹر صاحب نے نکالا پھر بند ہو گیا اس سے بھی حالت نازک ہو گئی، راولپنڈی میں اور پھر چکوال میں گھر والے مجھے لے گئے لیکن اب تو پیٹ پھول گیا مثانہ تنگ نہایت اضطرابی حالت ہوئی تو سیال شریف حضرت خواجہ سجادہ نشین صاحب حضرت ثالث صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں عریضہ لکھا۔ یا حضرت میں ہر وقت باوضو رہتا تھا اور رات دن مسجد میں گزارتا تھا اب میری حالت نازک ہو چکی ہے، کبھی تو مہینہ مہینہ پیشاب بند رہتا ہے اور کبھی بے شمار آتا ہے، کوئی کپڑا پاک نہیں رہ سکتا، نہایت ہی عاجز ہوں، خراب اور پلیدی سی مرض میں مبتلا ہوں۔ توجہ فرمائیں، کرم سے نوازیں تاکہ اس مصیبت سے نجات ہو۔ بس خط کا لکھنا تھا کہ وہ مرض خود بخود رک گیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفایاب فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے تو شفاء حاصل نہ ہوئی اب کیا وجہ ہے کہ بغیر علاج سے تندرست ہو گئے تو بندہ صرف یہی عریضہ کا تحریر کرنا بیان کرتا ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ حقیقی طور پر آپ کی ہی توجہ باعث شفا ہوئی کیونکہ میرے ساتھ والے مریض ابھی تک ویسی ہی حالت میں ہیں اور بندہ باوجود زیادہ مرض ہونے کے تندرست ہے۔ نیز ایک رات خواب میں حضور گدانواز رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ میرے گھر میں جلوہ گر ہیں۔ میں سویا ہوا ہوں، آپ بیٹھے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تکلیفیں ہوتی رہتی ہیں، کوئی بات نہیں فکر نہ کرو۔ اسی خواب سے یقین ہو گیا کہ واقعی آپ کی توجہ شامل حال ہوئی نہ صرف شفا بلکہ دو چار قدم چلنے سے عاجز تھا اب اتنی طاقت نصیب ہوئی کہ اکیلا ہی اتنا سفر کر کے یعنی ضلع چکوال سے سیال شریف حضرت ثانی صاحب رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک پر حاضری نصیب ہوئی۔ بس یہ آپ کی کرامت ہی ہے۔ مجھے اپنی حالت پر بالکل بھروسہ نہیں تھا اور لوگ بھی کہتے تھے کہ اب حاضری کا خیال چھوڑ دو سیال شریف نہیں پہنچ سکتے۔ (۲۵ رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ)